سید عطاء المحسن بخاری

قلم برداشتہ:

تازہ انتخابی اصلاحات اور قادیانی

۴ اپریل کے "خبریں" میں امین اللہ خان گنڈا پور نے اپنے مضمون "انتخابی اصلاحات کا بھنور" میں مبیّنہ انتخابی اصلاحات خصوصاً اقلیتوں کے لئے دوہرے ووٹ پر اپنے خدشات کا اظہار کیا۔ یہ ایک فکر انگیز کاوش تھی، جائز گفتگو تھی۔ ملک کے ہر طبقہ نے ان نام نہاد اصلاحات (یا خرافات) پر رائے زنی کی ہے۔ مگر امین اللہ گنڈا پور کی گفتگو سے راجہ غالب احمد صاحب کو بطور خاص چبھن محسوس ہوئی اور انہوں نے جو بات اپنے دھرم، اور ہٹ دھرم ساتھیوں کے خلاف محسوس کی اسپر خامہ فرسائی کی۔ ۱۹ اپریل کے خبریں میں راجہ غالب احمد کا مضمون جواب دہی کی ناکام سی کوشش کی ہے۔ اس کے متعلق میں یوں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اخبار نے "ھل من مبارز" ساتھ لکھدیا ہے۔

راجہ صاحب کا کہنا ہے کہ ----- مرزائی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد نے ۱۹۷۴ء کے بعد گزشتہ ۲۲ برسوں میں انتخابی فہرستوں میں اپنے نام بطور ووٹر درج نہیں کروائے۔ اس لئے ان کے انتخاب میں حصہ لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا...... مرزائیوں کے لئے مخصوص نشستوں پر انتخاب میں حصہ لینا مرزائی اپنے اعتقاد اور ضمیر کے منافی سمجھتے ہیں کیونکہ اس میں امیدوار کو حضرت محمد ﷺ سے قطع تعلقی کا اعلان کرنا پڑتا ہے...... مرزائی نشستوں پر منتخب شدہ ارکان اسمبلی مرزائی جماعت کے نمائندے شمار نہیں ہوں گے...... یہ بات کہ اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دینے کا مقصد دراصل مرزائیوں کو دوہرے ووٹ کا حق دینا ہے بے بنیاد ہے۔

جواباً عرض ہے کہ مرزائیوں نے انتخابی عمل سے جیسی بے زاری اور بے رخی راجہ صاحب کے بقول روا رکھی ہے، "آن دی ریکارڈ" حقائق اس کی تائید نہیں کرتے جبکہ "آف دی ریکارڈ" حقائق تو اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں۔ یعنی وہ سب کچھ جو راجہ صاحب بالکل نہیں کہنا چاہتے۔ گزشتہ ۲۲ برسوں میں ملک کے مختلف حصوں میں مرزائیوں (جماعت احمدیہ) نے ہمیشہ سیکولر اور لبرل قسم کے مسلمان کہلانے والے انتخابی امیدواروں کو ووٹ، نوٹ اور اخلاقی تعاون دیکر کامیاب کرایا اور ان کے ذریعے اپنے جائز و ناجائز کام کرائے۔ اس "ربوائی" پالیسی کا تو پورا چنیوٹ عینی شاھد ہے۔ ملتان میں اسکے بیسیوں عینی شاھد پیش کئے جا سکتے ہیں۔ ضلع سرگودھا میں بھی ایسی ہی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ مسلمان (اور اصلی حقیقی مسلمان) سے تو مرزائی جماعت اس لئے تعاون نہیں کرتی کہ وہ اسکو کافر جانتی ہے لیکن لبرل اور سیکولر افراد سے تو ان کی گاڑھی چھنتی ہے۔ دوسری بات جو راجہ غالب احمد نے خلاف واقعہ کہی ہے اور محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھی ہے وہ یہ کہ مخصوص نشستوں پر الیکشن لڑنے سے محمد رسول اللہ ﷺ سے قطع تعلقی کرنی پڑتی ہے۔ میں راجہ

صاحب کو ایک دینی اصول سے واقفیت حاصل کرنے کی دعوت دوں گا۔ دیکھئیے، محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کا زمانہ تو قیامت تک ہے اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا، کسی کو نبی بنایا نہیں جائے گا۔ اب تو محمد ﷺ کا امتی وہی ہے جو صرف آپ ﷺ کو آخری نبی مانتا ہے اور آئندہ کے لئے تمام زمانوں کا نبی مانتا ہے۔ اب اسی انسان کا تعلق آپ ﷺ سے قائم رہیگا جو صرف آپ ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور سلسلۂ نبوت کے ختم ہونے کا قائل ہے۔ جس آدمی نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان لیا اس نے سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ سے تعلق ختم کر لیا۔ آپ کا، آپ کے دھرم داسوں کا تو اب خاتم النبیین ﷺ سے کوئی تعلق نہ رہا۔ صرف الیکشن کے سلسلہ میں آپ کو تعلق یاد رہا؟ باقی ساری زندگی کے دینی کلیات کی توڑ پھوڑ، محمد رسول اللہ ﷺ سے تعلق اور قیامت کی بازپرس یاد نہ آئی؟ تیسری بات جو راجہ صاحب نے بڑے وثوق سے کہی ہے کہ مرزائیوں نے ووٹ درج نہیں کروائے یہ ایسا ہی سچ ہے جیسا مرزا غلام احمد کی نبوت اور مرزا بشیر الدین کی خلافت! راجہ صاحب کے روایتی قادیانی "بھول پن" کا پردہ فاش کرنے کے لئے عرض ہے کہ مرزائیوں نے جہاں بھی ووٹ درج کرائے تھے یا کرائے ہیں، وہ بطور مسلمان کے درج کرائے ہیں۔ البتہ جہاں جہاں انکو جاننے پہچاننے والا کوئی اللہ کا بندہ موجود ہے، وہ انکو نامزد کر کے فہرست سازوں کو بتاتا ہے کہ یہ راجہ منور احمد اور راجہ غالب احمد دونوں مرزائی ہیں۔

رہی یہ بات کہ پیپلز پارٹی کی مجوزہ، تازہ انتخابی اصلاحات کی تشکیل میں پس پردہ کون کون سرگرم رہا ہے تو اس کے لئے امثال و نظائر اور آثار و قرائن کی تفصیل اتنی طویل ہے کہ یہ کالم اس کا متحمل نہیں۔ ہاں اگر یہ بات درست نہیں کہ جنرل ضیاء الحق کے شہید ہونے پر مرزائیوں نے ربوہ میں چراغاں کیا اور پیپلز پارٹی کے چیدہ افراد اس "جشن" میں شامل تھے۔ اگر یہ بات بھی درست نہیں کہ مسز زرداری کو اس بار اقتدار دلانے میں مرزائیوں کا اندرونی اور بیرونی ہاتھ متحرک رہا ہے۔ اور اگر راجہ صاحب (اور ربوہ والی قیادت) کے نزدیک یہ بات بھی درست نہیں کہ مرزائیوں نے امریکہ اور برطانیہ میں اپنی "سفارتی" اور سفارشی تگ و دو کے طفیل یہ "کامیابی" حاصل کی ہے جس کا مظہر یہ نام نہاد انتخابی اصلاحات ہیں تو ہم اس کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں کہ...... ع

ہے تجھ کو مکر جانے کی عادت، تو مکر جا!

ہم سمجھتے ہیں کہ جس کی "طاقت" کے ذریعہ مرزائی ریاستی مشینری کی فرنٹ لائن میں آنا چاہتے ہیں وہ طاقت انہیں پیپلز پارٹی ہی فراہم کر سکتی ہے۔ وہ مرزائیوں کی گارڈین جو ٹھہری!